سوال

(218) حالات کی مجبوری کی وجہ سے بینکوں میں ملازمت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

جو شخص حالات کی مجبوری کی وجہ سے سعودی عرب کے مقامی بینکوں مثلا ''البنك الاهلي التجاري' بنك الرياض' البنك الجزيرة' البنك العربي الوطني' شوكة الراجحي للصرافة والتجارة' مكتب الكعكي للصرافة' البنك السعودي الامريكي'' وغیرہ میں کام کرے اس کے بارہ میں کیا حکم ہے، یاد رہے ان بینکوں میں کھاتے داروں کے لئے سیونگ کھاتے بھی ہیں لیکن ملازمت کرنے والے کا کام تو صرف لکھنا پڑھنا ہوتا ہے مثلاوہ تو اکاونٹنٹ یا مینیجر یا جنرل مینیجر کے طور پر یا اس طرح کے دیگر انتظامی عہدوں پر کام کرتا ہے، ان بینکوں میں کام کرنے کے لئے کئی امور باعث کشش ہیں مثلاایک تو یہ کہ یہ دس ہزار ریال یا اس سے زیادہ تنخواہ، رہائش کے لئے کرایہ اور ہر سال کے آخر پر دو مہینوں کی تنخواہ کے مطابق بونس بھی دیتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان بینکوں میں کام کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

سودی بینکوں میں کام کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے اور پھر بینکوں میں کام کرنے کی صورت میں گناہ اور ظلم کے کام میں تعاون بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدة ۵/۲)

''نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ۔ ''

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ315

محدث فتویٰ